بغداد...... بے تاب بجلیوں کی زد میں

لکھنے کا ارادہ کیا تو کئی صدیاں مسلمانوں کے سیاسی، علمی اور ثقافتی مرکز رہنے والے بغداد کی تاریخ کے ان گنت مناظر چشمِ تصور کے سامنے جھلملانے لگے، عباسی خلیفہ منصور کے حکم سے وادیٔ دجلہ وفرات میں بسائے جانے والا یہ شہرِ خوباں صدیوں تک علم کی جگمگاتی رونقوں کا گہوارہ رہا، بغداد جس کا خرمن آج بدلتے موسم کی بے تاب بجلیوں کے زد میں ہے، منصور نے یکم جمادی الاولی ۱۴۵ھ کو ایک کروڑ اسی لاکھ دینار کے بجٹ سے ایک لاکھ کاریگروں کو لگا کر اس شہر کی تعمیر کا آغاز کیا اور مکمل ہونے پر مدینہ منورہ کے بعد عالم اسلام کا سب سے بڑا دارالحکومت بننے والے اس شہر کا نام "مدینۃ السلام" (سلامتی کا شہر) رکھا...... وہی بغداد جس کے متعلق امام شافعیؒ نے اپنے شاگرد یونس سے پوچھا "تم نے بغداد دیکھا ہے؟" انھوں نے نفی میں جواب دیا، امام نے فرمایا "بغداد نہیں دیکھا تو پھر تم نے دنیا نہیں دیکھی"...... بغداد اپنے خوبصورت باغات، سرسبز دیہات، تمدنی رعنائیوں اور دریائے دجلہ کے کنارے بنے عالی شان محلات، منصور کے "قصر الخلد" معتمد کے "قصر التاج" اور "قصر الثریا" کی بناء پر شعرا میں "فردوس ارضی" سے معروف رہا...... ۵۳۷۵۰ جریب رقبہ پر پھیلا ہوا بغداد چوتھی صدی ہجری میں تین لاکھ مسجدوں اور پندرہ لاکھ آبادی پر مشتمل تھا...... بغداد جس کے عروج وزوال کی داستانوں، جس کے علم وادب کی محفلوں، جس کے فضل وکمال کی سدابہار شخصیتوں اور جس کے ورع و تقویٰ کی تابندہ مثالوں کو محفوظ کرنے کے لیے پانچویں صدی ہجری کے شہرۂ آفاق مورخ خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" کے نام سے چودہ جلدوں میں وہ عظیم الشان کتاب لکھی جس میں ہماری گم گشتہ عظمتوں کی لو دمک رہی ہے، سرمدی نغموں کی گونج سنائی دیتی ہے اور جہاں مادرِ ایام کی لوریاں بھی کبھی کبھار اداس اداس کر جاتی ہیں۔

عجائبات کا شہر بغداد صدیوں منصور، ہارون، مامون، معتضد، مقتدر، مکتفی، معتز، مستعین، مسترشد، مستضی، معتصم...... جیسے خلفاء کا دارالحکومت رہا لیکن عجوبۂ قدرت دیکھیے کہ کسی بھی خلیفہ کا اس میں انتقال نہیں ہوا...... بغداد جہاں امت مسلمہ کی برگزیدہ شخصیات اور اسلامی تاریخ کے یگانہ روزگار رجال خوابیدہ ہیں کسی زمانے میں مشہور صحابی حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کا بھی مدفن تھا، ۱۹۲۹ء میں دجلہ کا پانی ان کی قبروں کی طرف سرایت کر گیا، بادشاہ نے دونوں بزرگوں کو خواب میں پانی کی شکایت کرتے دیکھا، علماء سے مشورے کے بعد دونوں مرقد وہاں سے مدائن کی طرف منتقل کرنے کا فیصلہ ہوا اور پھر قبروں کے کھولنے پر ہزاروں لوگوں کے مجمع نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ عہد نبوی کے لافانی قافلے کے دونوں سعادت مندوں کے جسد خاکی چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی تروتازہ تھے جیسے ابھی آنکھ لگی ہو۔

نگاہِ تصور بغداد کی رومانی فضاؤں میں کہاں کہاں نہ گئی، کبھی امام ابوحنیفہ، سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی اور پیران پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کے مزارات سامنے آئے، کبھی امام غزالیؒ کی یادگار علمی جولانیوں کا مرکز "مدرسہ نظامیہ" نظروں میں گھومنے لگا، کبھی مجاہدین اسلام کے گھوڑوں کی ٹاپوں اور ان کے شمشیر وسنان کی للکار گونجنے لگتی اور کبھی عہد عباسی کی عیاشیوں کے زرنگار ایوانوں میں طاؤس ورباب کی جھنکار سنائی دیتی۔

بغداد کے پیر گردوں نے ستم بھی کیا کیا نہ دیکھے، اسے اپنوں کی خرمستیوں نے بارہا اجاڑا اور پھر اس کی تاریخ میں ۴ صفر ۶۵۶ھ، ۱۰ فروری ۱۲۵۸ء کا موت کی مینہ برسانے والا المناک دن بھی آتا ہے، جب معتصم باللہ نے تاتاریوں کے سامنے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے اور شہر کا بے دریغ قتل عام شروع ہوا، مورخین نے آٹھ لاکھ سے لے کر بیس لاکھ تک مقتولین کا تخمینہ لگایا ہے جس کی تفصیل لکھتے لکھتے مشہور مورخ علامہ ابن اثیر رو پڑتے ہیں، کہتے ہیں "کاش میں اس سے پہلے ہی اٹھا لیا جاتا"...... بغداد کی تباہی کا یہ نوحہ مسلمان مورخین کو سدا رلاتا رہے گا...... ابھرتے، ڈھلتے لمحوں کے دوش پر سفر کرتے کرتے بغداد سلطنت عثمانیہ کے زیر نگین آ گیا، ۱۸۳۱ء سے عثمانی عہد کے خاتمے تک بغداد براہ راست حکومت قسطنطنیہ کے ماتحت رہا اور ۱۹۳۱ء سے اب تک جدید مملکت عراق کا صدر مقام ہے۔

اسلامی تہذیب کے جلال وجمال کا یادگار بغداد! مسلمانوں کے دورِ عروج کا مسکن بغداد! ماضی کی عظمتوں کا مدفن بغداد! عالم اسلام کی روٹھی محفلوں کا نشان بغداد! عنادلِ باغِ حجاز کے مشکبار نالوں کا افسانہ خواں بغداد!...... نئے زمانے کے "ہلاکو خان" کی بربادیوں کا رخ ایک بار پھر تیری طرف ہے اور آج کا مسلمان ایک ارب ستر کروڑ کی عددی نفری، گیارہ ملین مربع میل کا زمینی رقبہ اور پچاسی لاکھ افواج رکھنے کے باوجود شاید ہی تیرا دفاع کر سکے

حیرت نہ کر اس کے بدن کو چور دیکھ کر
ان رفعتوں کو دیکھ جہاں سے گرا تھا وہ